

سید وارثی

UrduPhoto.com

احمد فراز



بازوق لوگوں کے لیے

ہماری کتابیں

خوبصورت کتابیں

تزیین و اہتمام اشاعت

خالد شریف

UrduPhoto.com

صاحب طبع

ناشر : خالد شریف

تعداد : ایک ہزار

اشاعت : فروری ۱۹۷۷ء

مطبع : صوفی اکرام پریسز - لاہور

ادارہ : مادر اپبلشرز - بہاولپور روڈ - لاہور

قیمت : چالیس روپے



# عنوانات

۱۔ شاعر کا پرچم ، ۵  
۲۔ ہماری ماؤں کو فراموش مت کرو ، ۵

۳۔ جیلا وطن ، ۷

۴۔ آوازیں ، ۹

۵۔ شاعر اور گوریا ، ۱۱

۶۔ آج جیل خانے میں ، ۱۸

UrduPhoto.com

۷۔ آؤ نظمیں لکھیں ، ۲۹

۸۔ کیا میں غلط تھا؟ ، ۳۲

۹۔ غدار ، ۳۶

۱۰۔ پولیس مقابلہ ، ۳۸

۱۱۔ اور وہ گارے ہیں ، ۴۰

۱۲۔ پابجولاں ، ۴۲

۱۳۔ انتقام ، ۴۵

۱۴۔ عروسی ، ۴۷



۱۶۔ ایک اور دن ۵۰

۱۷۔ نس ۵۶

۱۸۔ پانی ۶۰

۱۹۔ بچے یاد کرنا ۶۶

۲۰۔ آس ۶۸

۲۱۔ میں انتظار کروں گا ، ۷۰

۲۲۔ کتبہ ، ۷۳

۲۳۔ ہم کون ہیں ، ۷۵

۲۴۔ اپنی زمین کے ستون بیٹے ، ۷۹

۲۵۔ قدرت کی نو ، ۸۲

UrduPhoto.com

۲۶۔ راسخ ، ۸۷

۲۷۔ اسے یاد وطن ، ۹۰

۲۸۔ منڈیلا ، ۹۳

۲۹۔ میری ہزاروں آوازیں ہیں ، ۹۶

۳۰۔ پس مرگ ، ۹۹

۳۱۔ ہم ملیں گے ، ۱۰۳

۳۲۔ جنگ کے بعد کا پہلا دن ، ۱۰۷

۳۳۔ لوگ کہتے ہیں ، ۱۱۰

۳۴۔ آزادی کے وارث ، ۱۱۲

۳۵۔ ناتمام مسافت ، ۱۱۵



# حرفِ سادہ

یہ ان دنوں کی بات ہے جب فیض صاحب علامہ اقبال کے فارسی کلام کا منظوم اردو ترجمہ کر رہے تھے۔  
فیض صاحب نے بے پناہ محنت کے باوجود کسی حد تک میں بے تکلف بھی تھا ایک دور میں نے ان سے عرض  
کیا کہ "آپ ان تراجم میں اپنا وقت کیوں صرف کر رہے ہیں۔ یہ کام تو دوسرے لوگ بھی انجام دے سکتے ہیں آپ کے  
بے شمار مداح اور عقیدتمند آپ کی ناز و تخلیقات کے لئے ترستے رہتے ہیں عالم یہ ہے کہ اگر کوئی کہیں سے آپ کا نیا شعر  
یا مصرع سُن لے تو بطور سوغات دوسرے شہروں اور دوستوں تک پہنچانے کے لئے بے قرار رہتا ہے۔" فیض صاحب  
نے ہمیشہ کی طرح مستفکانہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا: "کیا تم پر کبھی شعر گوئی میں **BARREN PERIOD** نہیں گذرا  
باجھ پڑ کا ایسا وقت جو بعض اوقات ہمینوں پر پھیل جاتا ہے۔" میں نے عرض کیا: "کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ طویل عرصہ تک مصرع بھی  
نہیں کہا۔" بولے "تو پھر اس زمانے میں کچھ نہ کچھ تو کرتے رہنا چاہئے جنگ ہو نہ ہو سہاوی کو اپنے ہتھیار صیقل  
رکھنے چاہئیں۔"

سب میری آوازیں ہیں، کے تراجم محض تخلیقی ہتھیاروں کو صیقل رکھنے کی غرض سے ہی نہیں کئے گئے بلکہ کچھ اور  
غراںات بھی تھے ایک وجہ تو یہ تھی کہ میں خود انہی حالات سے گذر رہا ہوں جن سے بیشتر افریقی جلاوطن شاعر دوچار ہیں اور اپنی ہرزئی  
سے دور اپنے لوگوں کی انقلابی جدوجہد میں قلمی حوالے سے شریک ہیں دوسرا سبب یہ کہ پاکستان اور جنوبی افریقہ کے تاریخی اور  
سیاسی کوائف مختلف ہوتے ہوئے بھی کئی طرح کی مماثلت رکھتے ہیں جنوبی افریقہ میں سفید فام اقلیت نے جس ظلم اور دھڑائی



سے مقامی سیاہ فام اکثریت کو انسانی تو قیاد و حقوق سے محروم کر رکھا ہے اسی طرح پاکستان میں فوجی آمریت نے بھی اپنے ظالمانہ اور  
خاصیانہ رویہ سے اپنے ہی لوگوں کو محکوم بنا رکھا ہے۔ فرق اتنا ہے کہ وہاں بندوق کی بلبلی پرگوری انگلیوں کی جنبش حریت پرستوں  
کے خون سے ہولی کھیل رہی ہے اور پاکستان میں جمہوریت پسند دانشوروں سیاسی کارکنوں صحافیوں اور طلباء کا بہترین کارزن  
بن رہا ہے۔ غالباً ہی بنیادی وجہ ہے کہ افریقی شاعری ہونو معات کی حیرت انگیز مماثلت کے سبب پاکستان کے حالات کی بھی  
عکاس معلوم ہوتی ہے۔

ایک مقصد یہ بھی پیش نظر تھا کہ جنوبی افریقہ کی بڑی اور پختی شاعری کو اردو طبقہ سے بالعموم اور پاکستان کے ادیبوں شاعروں  
سے بالخصوص روشناس کرایا جائے۔ ساتھ ہی یہ احساس دلانا بھی مقصود ہے کہ جب خلق خدا ظلم اور استحصال کے خلاف نبرد آزما ہو اور  
لوگ اپنے حقوق کی بازیابی کیلئے جانیں تک قربان کر رہے ہوں تو لکھنے والوں پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور اس تناظر میں ان  
کا کیا کردار ہونا چاہئے؟

میں اپنی مختصر پیش لفظ کو افریقی ادیب کے اس جملہ پر ختم کرتا ہوں ”صرف قیدی پرندہ ہی جانتا ہے کہ وہ  
کیوں نغمہ سرا ہے۔“

UrduPhoto.com

احمد نواز  
لندن



شاعر کا پرچم

وہ کہتے ہیں

با آبرو شاعری کرو

جن سے اُن کی سفاکیاں خوشنما لگیں

مکروہ منظر تصویر دکھائی دیں

غلیظ آنتیں روشنی کی لکیریں نظر آئیں

خون کو شراب

اور موت کو نیند سے تعبیر کرو

وہ شاعر سے پھولوں کے ہار مانگتے ہیں



تاکہ ان کی گولیوں سے چھلنی ہونے والوں کی  
قبریں سجائی جاسکیں

وہ لفظوں کے معطر گلدستے چاہتے ہیں  
تاکہ تنفس پر خوشبو کی چادر ڈال دی جاتے

وہ چاہتے ہیں

کہ لوگوں کے احتجاج کو

شعر کے منقش گنبدوں میں دفنایا جائے

UrduPhoto.com

اُن کی خواہش ہے

کہ انسانوں کی دردناک چیخوں پر

موسیقی کی تانیں حاوی ہو جائیں

اُونچے سروں والے ساز بجائیں

جن میں

بے دردی سے قتل ہونے والوں کی کراہیں

دب جائیں

وہ چاہتے ہیں



۲  
کہ شاعرِ پنجے میں بند ہو کر خوش نوائی کرے  
عبادت گاہوں (کلیساؤں) میں گانے والوں کے  
طائفہ کا خواجہ سرا بن جائے

اپنے غنیمت و غصے کو  
چاندی کی چھینکتی ہوئی زنجیروں سے اسیر کر دے

ہم یہ سب ناقبول کرتے ہیں

ہمیں بد صورت ہونا گوارا

UrduPhoto.com

مگر ہم آزادی سے قبروں کو کھود کر

لاشیں دکھائیں گے

ہم سڑاندے (خوشبوؤں کے) غلاف

نوج چھینکیں گے

ہم اپنے شہیدوں کی انٹریوں کو

اپنے پر جموں میں لپیٹیں گے



اگر ہم نے پھر یہی اٹھانے ہیں  
تو پھر از کار رنگ عنابی ہونا چاہیے

UrduPhoto.com

David Evans

If Poets Must Have Flags



ہماری ماؤں کو فراموش مت کرو

ہماری ماؤں کو فراموش مت کرو

جو ایک متعین صبر کے ساتھ

ہمارا انتظار کر رہی ہیں

ہمارے ابا کو مت بھولو

جو جلیوں میں سڑ رہے ہیں

اور کانوں میں گھل رہے ہیں

ہمارے بچوں کو اپنی یادوں سے دور نہ رکھو

جن کے بدن



۲  
گلیوں میں دم توڑ رہے ہیں  
اب انتقام کا ہاتھ بلند ہو چکا ہے

اور ہم  
مزید یقین کے ساتھ  
اعادہ کرتے ہیں

کہ افریقہ آزاد ہوگا  
ہم اسے آزاد کرائیں گے  
UrduPhoto.com



جلا وطنی

مجھے جلا وطن کہیں

خانہ بدوش سمجھیں

یا شوریدہ سرشاعر مانیں

(جو بھی کہیں)

میں ایک خاموش طبع اور مرنجباں مرنج انسان ہوں

اپنی غیر مرئی رفتار سے گامزن

اپنے منصوبوں میں گمن

غلامی کی حد تک خوش خلق



لیکن پھر بھی  
کبھی کبھی مامتی نوے  
میرے دل کو اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں  
میری خاموش آنکھوں کے پیچھے

میرے سر میں

سائرن اور انسانی چیخوں کی آوازیں

Urduphoto.com



آوازیں

پھر آوازیں آنی شروع ہو گئیں

رات گئے سائرن کی گونج

دروازوں پر ٹکوں کی دھمک

UrduPhoto.com

اور رکوں میں درد کی گوک

پھر آوازیں آنے لگیں

بے الفاظ

لا متناہی نوحہ

جسے کوئی قیدی ہی سمجھ سکتا ہے



بدھم سے پنجم کی سمت  
دھیرے دھیرے بند ہوتا جاتا ہے  
میرے ہمزاد

صدی بارش کی طرح  
اپنے دکھ آہوں کی صورت میں اگلنے لگتے ہیں  
**UrduPhoto.com**

پڑیوں کے ٹوٹنے کی چٹخار  
اور فوجی بوٹوں کی چاب  
پھر وہی آوازیں آنے لگیں



# شاعر اور گوریلا

ایمسرڈیم میں تارک الوطن حریت پسند نہایت محتاط اور

خفیہ طور پر اکٹھے ہوتے ہیں۔ ایک گوریلا ایک شاعر ساتھی کا ہاتھ

تپاک سے اپنے ہاتھ میں لیتا ہے مفارقت زدہ لوگ جنہیں سیاسی

حالات نے ایک دوسرے سے جدا کر دیا تھا۔ ایک اجنبی ملک

میں دوبارہ یکجا ہوتے ہیں۔

پہلے آواز :- سوال یہ ہے کہ لوگ جو اپنی سرزمین

کی آزادی کے لئے بندوق اٹھاتے ہیں اور وہ جو پھولوں،

محبت یا جنگ ہی سے متعلق نظریں رکھتے ہیں کیا وہ ایک ہی



غیر رکھتے ہیں۔ یادہ ساخت پر ساخت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔

دوسری آواز :- شاعر کا کام خواہ وہ جنگ کی حالت ہی کیوں نہ ہو قلمی کاوشوں تک محدود ہوتا ہے۔ ایسی جنگ جو شاعر کو نغمہ سازی پر نہ اکسائے ایک بے مقصد محاذ آرائی کے مترادف ہے۔

تیسری آواز :-

تمام انسان شاعر ہوتے ہیں

تمام شاعر انسان ہوتے ہیں

اُدھر دور کہیں خون آلودہ جھاڑی میں دو حریت پرست

زخموں سے چور زندگی اور موت کی کشمکش سے دوچار ہیں ان

میں سے ایک جب بمشکل سانس لیتا ہے تو درد کی تپش اس

کے وجود کو یوں جھلسا دیتی ہے جیسے پیامِ ارد گرد کے علاقے

میں آگ بکھیر دیتا ہے۔ ایک ایسی آگ جسے فنا ہی بجھا سکتی ہے

اسی لئے وہ مرنا چاہتا ہے جتنی بھی جلدی ہو سکے لیکن مشکل یہ ہے



کہ اُسے اس جانکنی کے مذاپ سے نہایت سست روی اور  
بے توفیری کے ساتھ گزرنا پڑے گا اس کے نو عمر ساتھی کو اپنے  
دوست کی جانکنی نہایت بے بسی سے دیکھنا پڑے گی۔

سنو خون اگلنے ہوئے منہ کی آواز  
ساتھی! مجھے ختم کر دو۔ مجھے فوراً ختم کر دو  
(ادھر لندن کے ایک بلند بام فلیٹ میں ایک شاعر نے

آخری الفاظ لکھ کر اپنی نظم کو تکمیل دے دی۔)

پہلے آواز:- یہ بھولو کہ ہم جنگ لڑ رہے ہیں  
دوسری آواز:- مگر ہم جنگ کیوں لڑ رہے ہیں یہ بھی

نہیں بھولنا چاہیے۔

تیسری آواز:- اور یہ بھی نہ بھولو

ایک مرتبہ پھر دم توڑتا ہوا حریت پرست اپنے ساتھی سے

رحم کی سزا کا تقاضا کرتا ہے۔

مجھے ختم کر دو۔ ساتھی مجھے دشمنوں کے لئے زندہ مت

چھوڑو۔



پہلے آواز :- ہم ایسٹرڈیم لندن اور نیویارک میں کیا کر رہے

ہیں۔ ہمارے قلم یہاں محض سیاہی روہیں جبکہ دوسروں کے جسم

خون اگل رہے ہیں۔ وہ زندگیاں قربان کر رہے ہیں اور ہم

گفتگوؤں میں مصروف ہیں۔

یہاں محض الفاظ کی بوندا باندی

اور وہاں گولیوں کی مسلسل بارش

دوسری آواز :- لفظ کی برکتوں اور شعر کی تہذیب

محروم جدوجہد سفاکیت کے مترادف ہوتی ہے۔

پہلے آواز :- جدوجہد کی پشت پناہی بغیر لفظی محض

ہوا ہے۔ اپنی سٹی اور اپنے لوگوں کی طرف سے جو ترض

واجب ہے شاعر کو اس کی آگہی ہونی چاہیے۔ ورنہ اس کا

سب شور و غوغا گھومتے ہوئے پنکھے کی بے معنی آواز کے سوا

کچھ بھی نہیں۔

دوسری آواز :- شاعر اپنے فرض سے غافل نہیں وہ

رفتہ اور آئندہ سے آگاہ ہے لمحہ موجود کا مطیع اور ساعت گزشتہ



کا غلام ہوئے بغیر اپنی نغمہ گری جاری رکھتا ہے۔ اس گوریلا کی  
 مصداق جو اپنے دشمن پر بندوق تان تو سکتا ہے لیکن اُسے  
 ہلاک نہیں کر سکتا۔ اس کی انگلی بلبلی پر ہے مگر بلبلی دبا نہیں  
 سکتا۔ وہ اپنے حریف کو پہچان لیتا ہے جس کی بہن سے اس  
 نے لڑکپن میں شدت سے محبت کی تھی ان موسموں میں جب  
 خوبصورت اور لالہ بینی دم والے پرندے اپنی چونچوں کو پانیوں میں  
 ڈبو تے ہیں۔

پہلے آواز :- اسی شاعری کا کیا فائدہ

ایسے رجم کی کیا ضرورت

مختصر یہ کہ اصلی زبان بندوق اور پیغام فنا ہے

باقی سب بجو اس بیل کا موت

تیسویں آواز :- شاعر اور لفظ

سپاہی اور بندوق

جدوجہد میں دونوں کو ہمقدم اور دوش بڈش ہونے کی ضرورت ہے

اگر کُنڈیشہ کا نفرنس ہاں سے باہر ایسٹریڈیم افریقہ کی



طرح تپ رہا ہے۔ یہاں لوگ سورج مکھی کے پھولوں کی طرح  
 تجلس رہے ہیں۔ لیڈن جاتے ہوئے دونوں اطراف پر  
 لالے کے رنگارنگ پھول قطار اندر قطار اپنی  
 خوشبوؤں سے مست ورقشاں وین گاف کے نام پر  
 اپنی عقیدتیں بچاؤ کر رہے ہیں۔

(یہاں کسی بندوق چلنے کی آواز فضا میں نہیں تھر تھراتی،  
 ادھر دودھ خون سے لت پت کسی جھاڑی میں ایک زخمی  
 حریت پرست دم توڑ چکا ہے۔ اس کی نزع اور فتح دونوں کا  
 خاتمہ ہو چکا ہے لیکن آنے والے برسوں میں اس کے زندہ  
 بھائیوں کے انتظار میں کون ہے؟)

پہلے آواز :- جنگ میں شاعر کو اپنے جیالوں کی  
 جانثاری کے ترانے گانے چاہئیں۔ بس گیت کی یہ مقصدیت  
 ہونی چاہیے۔

دوسری آواز :- نہیں صرف ایسے گیت جو جنگ کا  
 مقصد اور جواز بتائیں اس کا موضوع ”یہ جنگ کس کیتے ہے“



طرح تپ رہا ہے۔ یہاں لوگ سورج مکھی کے پھولوں کی طرح  
 تجلس رہے ہیں۔ لیڈن جاتے ہوئے دونوں اطراف پر  
 لالے کے رنگارنگ پھول قطار اندر قطار اپنی  
 خوشبوؤں سے مست ورقصاں دین گاف کے نام پر  
 اپنی عقیدتیں بچاؤ کر رہے ہیں۔

(یہاں کسی بندوق چلنے کی آواز فضا میں نہیں تھر تھراتی،  
 ادھر دور خون سے لت پت کسی جھاڑی میں ایک زخمی  
 حریت پرست دم توڑ چکا ہے۔ اس کی نزع اور فتح دونوں کا  
 خاتمہ ہو چکا ہے لیکن آنے والے برسوں میں اس کے زندہ  
 بھائیوں کے انتظار میں کون ہے؟)

پہلے آواز :- جنگ میں شاعر کو اپنے جیالوں کی  
 جانثاری کے ترانے گانے چاہئیں۔ بس گیت کی یہ مقصدیت  
 ہونی چاہیے۔

دوسری آواز :- نہیں صرف ایسے گیت جو جنگ کا  
 مقصد اور جواز بتائیں اس کا موضوع ”یہ جنگ کس کیتے ہے“



ہونا چاہیے۔

تیسویں آواز: جب ماؤ اور چچے نے بندوق اٹھائی

تب شاعر اور سپاہی نے لفظ اور گولی کو ہمزبان کر دیا۔

امیٹرڈیم میں سیاسی تارکین وطن جب ایک دوسرے

سے جدا ہوتے ہیں تو گوریلا شاعر کا ہاتھ تیاک سے تھام لیتا ہے

افریقہ انتظار میں ہے

گولی اور حرف کے یکجان ہونے کا

UrduPhoto.com

گولی اور حرف ہمزبان ہونے کا

افریقہ انتظار میں ہے

ہالینڈ کا ایک خوبصورت مقام جو گل لالہ کی افراط سے بے مشغول ہے



آج جیل خانے میں

آج جیل خانے میں

UrduPhoto.com

ہم قیدیوں کو ایک گیت گانے کی اجازت ہے

افریقہ سلامت رہے

صرف ایک گیت

لم آہنگی اور مسانت کے ساتھ

ہندوؤں پر ضبط کے بند بانڈ ۱۰



احاسات کی لو نیچے رکھے رہو

قیدی تو انا مگر استوار آوازوں میں گاتے ہیں

افریقہ تیری خیر ہو

آنکھوں کے پیچھے

دل کی گہرائیوں سے اٹھے

بکیے آنسو

بے ٹھکانہ پرندے کی وحشت کی طرح

کوئی نام کوئی مقام ڈھونڈتے ہیں

جن پر قیام کر سکیں

ان کارناموں کا ذکر

جو وہ انجام دے چکے

ان مرحلوں کا تذکرہ

جن سے گزر رہے ہیں

ان مرادوں کی فہرست

جن کے حصول کے لئے ابھی بہت کچھ کرنا ہے



آج جیل خانے میں  
ہمیں ایک گیت گانے کی اجازت ہے

UrduPhoto.com

Dennis Brutus  
Today in Prison



نوب

ایک افریقی حریت پرست رہنما ڈیوڈ نیوٹادی کی موت پر

میت کی رسومات کے دوران

دیوانگی کے عالم میں

اگر ہم نے یہ محسوس کیا

UrduPhoto.com

کہ تیری موت نے ہمیں تنہا کر دیا ہے

تو ہم یہ معمول کا مافی گیت

دراے چمکتے سورج

اے نیلے آسمان

ہماری نظروں سے اوجھل ہو جا



ضرور گائیں

لیکن اے ڈیو ما

ہمارے مشکل دنوں کے شہید بیٹے

جس امن اور مساوات کے حصول کے لئے

تو زندہ رہا

اُردو ہمیشگی اور تسلسل کے ساتھ

ہمارے وجود میں موجود ہے

تو ہم تیری موت پر کیسے اُسو بہا سکتے ہیں

تیرا نام جس کا تعارف ہمارے خون کے چھینٹوں سے

ہو چکا ہے

وہ تیرے پیکر سے بہت پہلے

ظہور میں آچکا تھا

تاکہ ہمیں بتائے

کہ نسل پرست زانیوں

اور سونے کے دانتوں والے



۲۳  
غاصبوں کی بدبودار اور دھنسی ہوئی قبروں پر  
قدم رکھتی ہوئی

مزدور کی صبح طلوع ہو رہی ہے

ڈیو ما

میری مٹی کے لال

تیرا جسم ہمیں چھوڑ گیا ہے

اور بہت جلد چھوڑ گیا ہے

UrduPhoto.com

یہ ایک سرحد ہے

مگر تو نے تو ہمیں بتایا تھا

کہ سرحدیں اور سمندر

انسانوں کو جسمانی طور جدا کرتے ہیں

ورنہ ایسی جدائی

کسی دکھ کے بغیر وجود میں نہیں آتی

چی نے کہا



کہ بعض لوگ مر کر  
قنا ہونے کی بجائے  
دوسروں میں منتقل ہو کر  
اپنی زندگی اور فتح پالیتے ہیں  
اور پھر وہ

سب ناموں میں زندگی بسر کرتے ہیں

اور یہ ایسا ہے

UrduPhoto.com کے لئے جان بچا دینا

زیست کو موت سے زیادہ یقینی بنا دیتا ہے

تمہارا نام بھی

ماؤں کے رحم سے زمین کی کوکھ تک

اور جانبازوں کے بازوؤں سے

مزدوروں کے ہاتھوں تک

زندگی کے دوامی تسلسل کی علامت رہے گا

اگر مردم آزار کجروشکاری کئے کہتے ہیں



کہ وہ ہمیں تڑپا تڑپا کر مار دیں گے

انہیں کہنے دو

اُن کے واسطے خود ان کی کھوپڑیوں میں

شگاف ڈال دیں گے

انہیں ان واہموں میں رہنے دو

وہ ہمارے سروں کے کاسے چور کر دیں گے

وہ ہماری ہڈیوں کو سُرمہ بنا دیں گے

UrduPhoto.com

مکتبوں اور عبادت گاہوں کے ذریعے

وہ ہمارے نوخیز ذہنوں کو

گمراہ بنا دیں گے

تسیم

یکن

ہمیں یقین ہے



کہ ہمیشہ کے لئے روتے رہنا

ہمارا مقدر نہیں

ان بے لگام درندوں کی سفاکیت

ہمیں مطیع نہیں کر پائے گی

ہم نودمیدہ شاخیں نہیں

پھر بھی تمہاری امن پرستی اور انسان دوستی

ہمیں توانا بنائے گی

ڈیو اے اے مہری مائی کے سپوت

اس دھرتی پر ایسے وجود ہوتے ہیں

جو اپنے بعد بھی

ان گنت لوگوں میں موجود رہتے ہیں

تم ہمیشہ ہم میں زندہ رہو گے

سب نام تمہارے نام ہیں

ہمارا ایمان ہے

کہ زندگی کے لئے مرنا



۲۶  
زندگی کو موت سے زیادہ یقینی اور مقبرہ بنا دیتا ہے

اے شاعر!

اے تہا رہنے دے

تم نے اس کی چاہت کا گیت گایا

اگر تم پیاروں جیسا بوجھ ڈھوتے مزدوروں

کی مدد کرو گے

تو یہ اُسی کی تعریف ہوگی

اگر تم انسان کی تکمیل کی بات کرو گے

تو یہ اُسی کا قصیدہ ہوگا

اگر تم آزادی کا ترانہ گائو

تو یہ اُسی کا رجز ہوگا

اگر تم امن کا نغمہ سناؤ

تو یہ اُسی کا گیت ہوگا

شاعر

تم نے اُس کا نام جانے بغیر



اس کا قصیدہ پڑھا  
سنو میں تمہیں اس کا نام بتاؤں  
اس کا نام ایک نعرہ ہے  
”افریقہ و ایس آف“

UrduPhoto.com



آؤ نظمیں لکھیں

آؤ نظمیں لکھیں

خون کی مانند سرخ تروتازہ

گفتنیوں کی طرح گفتنی ہوتیں

نظمیں

جو لوگوں کو جگائیں

جن کا موضوع

زندگی ہو موت نہیں

امید ہو مایوسی نہیں



صبح ہو شام نہیں  
تازگی ہو پتہ مردگی نہیں  
جدوجہد ہو ہزیمت نہیں

شاعر!

لوگوں کو یقین دلاؤ

کہ خواب بھی حقیقت بن سکتے ہیں

آزادی کی بات کرو

اور دھنواں کو  
UrduPhoto.com

اس کے معطر خلوت خانے کی دیواروں پر

فن پارے سجانے دو

آزادی کی بات کرو

اور لوگوں کی آنکھوں کو چھو کر

انہیں احساس دلاؤ

کہ اُن میں بے شمار ہونے کی قوت موجود ہے

وہ قوت



جو قید خانوں کی سلاخوں کو

گھاس کی بالیوں کی طرح مروڑ دیتی ہے

جو سنگِ خارا کی دیواروں کو

کا پخ کی طرح ریزہ ریزہ کر دیتی ہے

شاعر

UrduPhoto.com

جو قفلوں کے دہانے کھول دیتے ہیں

اس سے پہلے

کہ آنے والے دس برسوں کو

گزرے ہوئے دس برس کھا جائیں



کیا میں غلط تھا

UrduPhoto.com

کیا میں غلط تھا

جب میں نے سوچا تھا

ہم سب کا انتقام لیں گے

کیا میں غلط تھا

جب میں نے سوچا تھا

اس لوہے کی رسی سے

جس نے نوخیز بلیوں کی گردنوں کو جکڑ رکھا تھا

انتقام لیا جائے گا



کیا میں غلط تھا

جب میں نے سوچا تھا

بارود سے ہلاک ہونے والے یتیم

سمندر سے اٹھیں گے

کیا میں حقاوار تھا

جب میں نے سوچا تھا

کہ اب محبت کی ضرورت نہیں

UrduPhoto.com

اب زمین پر نیکی کی ضرورت نہیں

اب قبرستان ماسٹروں سے

چاند کی طرف

ہاتھیوں کے پیغام بھیجنے کی ضرورت نہیں

کیا میں غلط تھا

جب فرط انبساط سے میں پاگلوں کی سی مہی بن رہا تھا

جب سمندر سے زندہ یونے کی طرح دھواں اُٹھ رہا تھا



جب ہوا راکھ پر راکھ لاد رہی تھی

کیا میں غلط تھا

جب میں خون کے مینار بنا رہا تھا

کیا میں غلط تھا

جب میں سیزر کی لوٹ مار کا انتقام لے رہا تھا

کیا میں غلط تھا

جب زمین کو تانبے کی طرح تپا کر

ستاروں کی بلندیوں پر رقص کرتے ہوئے

یورپ کو اپنی تہذیب کے شعلوں سے

بھسم ہوتے دیکھ رہا تھا

امریکہ کے خود ساختہ فولادی دیوؤں کے بازوؤں کو

رُئی کے گالوں کی طرح اڑتا دیکھ رہا تھا

انسانوں کو ایندا پچانے والوں کو

خاک ہوتے دیکھ رہا تھا



کیا میں غلط تھا

کیا میں غلط تھا

UrduPhoto.com



غدار

تم کو تو ہمارے مستقبل کا خواب بنانا تھا

تاکہ تم وہ سب کچھ فراہم کر سکو

جو ہم پر حرام کو دیا گیا ہے

تم کو تو ہمارے رگوں پر سرہم رکھنا تھا

تاکہ تم شکستہ استخوانوں کو جوڑ سکو

لیکن

تم نے غداری کی

تم نے ہمارے دشمن کو اپنا چاہنے والا منتخب کیا



تم اس کے ہمراہ  
ہمارے سامنے سے ایک گناہ کی طرح گزرتے رہے

تم اپنے آبا کے قاتلوں سے بغل گیر ہوئے

تم اپنے قبیلے کے لوگوں کو تختہ دار تک لے گئے

تم نے اپنے باپ دادا کی روحوں کا مذاق اڑایا

تم نے ہمارے بھید کھینے اجنبیوں پر ظاہر کئے

تم نے ہمارے بزرگوں کے سروں کی تضحیک کی اور

ان کے سفید بالوں کا سودا ان کے بچوں کے

UrduPhoto.com

سامنے کیا

وہ ہونٹ جو قدیم صداقتوں کے امین تھے

اُن پر مہر لگا دیں

اور پھر ان کی دھنسی ہوئی آنکھوں نے تمہیں بد عادی

”تم سمندر کا لقمہ بنو“



# پولیس مقابلہ

سرکاری ہینڈ آؤٹ

وہ نویں منزل سے کود کر مر گیا

اس نے گلے میں پھندا ڈال کر خودکشی کر لی

وہ فرش دھوتے ہوئے صابن کی ٹمکیہ سے پھسل گیا تھا

وہ نویں منزل سے گر گیا تھا

اُس نے خود کو لٹکا دیا تھا

وہ صابن کی ٹمکیہ دھوتے ہوئے فرش سے پھسل گیا تھا

وہ نویں منزل سے کود گیا تھا

فرش دھوتے وقت اُس نے خود کو چھت سے لٹکا دیا تھا



۲۹  
وہ نویں منزل سے پھسل گیا تھا

اس نے نویں منزل سے خود کو ٹسکا دیا تھا

وہ نویں منزل سے فرش دھوتے ہوئے پھسل گیا تھا

وہ پھلتے ہوئے صابن کی ٹکیہ سے گر گیا تھا

اس نے نویں منزل سے خود کو ٹسکا دیا تھا

اس نے نویں منزل سے فرش دھو یا جب وہ پھسل رہا تھا

وہ نویں منزل پر دھلائی کرتے وقت

صابن کی ٹکیہ سے ٹپک گیا



اور وہ گار ہے، ہیں

جہاں سفید فام

UrduPhoto.com

آسودگی سے قدح خواری کرتے ہیں

اور باقی روز

سونا سیٹے ہیں

وہاں

حیرت کی بات ہے

کالے آدمی



# جانوروں کی سی کمر توڑ دینے والی مشقت کے باوجود گیت گارہے ہیں

UrduPhoto.com

Surprisingly singing



پابجولاں

ریل گاڑی ایک شہر کے سٹیشن پر رکی  
میں نے کھڑکی کے کھراؤ دیشے سے باہر جھانکا

چھ آدمی مادر زاد ننگے

UrduPhoto.com

جن سے انسانیت کی ہر توتیر نوح کی گئی تھی

تازہ منڈھی ہوئی بھیڑوں کی مانند

آگے پیچھے کھڑے تھے

بدن کو آبلہ بنا دینے والی ہوا میں

یوں منمنار ہے تھے



جیسے کہہ رہے ہوں

اے بر فانی ہوا، ہم سے دور رہ

کیا تو نہیں دیکھ سکتی

کہ ہم برہنہ ہیں

نینگے پاؤں

ہتھکڑیوں میں جکڑے ہاتھ

ٹخنوں کے گرد بیڑیوں کے فولادی کڑے

وہ لنگراتے ہوئے

ریل کے ڈبے میں یوں داخل ہو رہے تھے

جیسے جانور

مذبح خانے کے خاص دروازے کی دہلیز پر

کسی نامعلوم خوف سے ٹھٹھک جاتے ہیں

ایک آدمی

جس کا سر آلو کی طرح منڈھا ہوا تھا

نیم واچشم خوں بستہ کی مصداق



دو نیم سورج کی طرف دیکھ کر

دھیمی آواز میں بولا

اچھے سورج

کیا تو میرا دل اُمید کی شمع ہے نہیں گہرائے گاہ

اور ریل گاڑی

ایک نامعلوم منزل کی طرف روانہ ہو گئی



انتقام

تمہیں کیسا لگے گا

اگر میں رات کے اندھیرے میں آؤں

اور تمہارے پہلو میں نیند نہ آوے

UrduPhoto.com

اپنے ان شہیدوں کا انتقام لینے کے لئے

جن کو تم نہیں جانتے تھے

جن کے زخم مخفی ہیں

جن کی کوئی یادگار نہیں

وہ جن کو تم صرف جشن کے اوقات میں



یاد کرتے ہو

ہم ان کو نہیں بھولے

دن بدن

ہمارے انتقام کی آگ تیز

اور اس کے شعلے

تمہارے شہروں

تمہارے بچوں کے گرد

اپنا حلقہ تنگ کرتے جاتے ہیں

جو راکھ کے مینار بن کر

ہمارے انتقام کی گواہی دیں گے



عروسی

سولی نادھی

ایک ٹیلے پر اکیلا کھڑا

اپنے گھر کے آنگن پر نظریں جماتے ہے

UrduPhoto.com

سولی نادھی

ٹیلے پر اکیلا

دھوان میں واقع اپنے گھر کو دیکھ رہا ہے

جہاں آج اس کی بیٹی کی شادی ہے

بہان گھر کے صحن میں



دولہا اور دلہن کے ساتھ کھانا کھا رہے ہیں

سولی نادھی سے کچھ فاصلے پر

خفیہ پولیس کے لوگ

سفید کپڑوں میں

نگرانی کے لئے موجود ہیں

تاکہ سولی نادھی

جس پر سماجی اجتماعات میں شرکت پر بھی

UrduPhoto.com

پابندی ہے

اپنی اکلوتی بیٹی کی عروسی کے دن

کہیں قانون شکنی کا مرتکب نہ ہو

نیچے ڈھلوان

سولی نادھی کے گھر

مہمان

دولہا دلہن کے ساتھ کھانا کھا کر

ایک ایک کر کے



۴۹  
ٹیلے کی طرف آتے ہیں

تا کہ سولی نادھی سے

ہاتھ ملا کر رخصت ہوں

سولی نادھی

اپنی اکلوتی بیٹی کی شادی کے روز

ٹیلے پر کھڑا

ابے گھر کو دیکھ رہا ہے

UrduPhoto.com

کیسا بہت ہی اکیلا



ایک اور دن

آج کا دن بھی

بس روز ہی کی طرح کا ایک دن تھا

کوٹھڑی کا قفل کھلتا ہے

UrduPhoto.com

وُصلائی

خاکِ ودی

صفائی

شائخوں کی تراشِ خراش



تالہ بندی

کوٹھڑی

مغل

چار بجے رات کا کھانا

تالہ بندی - کوٹھڑی - تنہائی

اگلی صبح تک

چودہ گھنٹے مقفل کوٹھڑی میں

UrduPhoto.com

صبح

ہم نے گیارہ جوار کی چھلیوں کا راتب لیا

دس اپنے لئے

ایک کے لئے

اپنے ہاتھوں اگائی ہوئی چھلیوں کے لئے

ہم قدرے جذباتی ہو رہے تھے

آج شام کے راتب میں



پھلیاں کھائیں گے

سہ پہر تک

ہم نے ۲۱ جھاڑیاں تراشیں

ہم خوش تھے کہ ہمارے بونے ہوئے بیج

کس طرح بار آور ہو رہے ہیں

آج کا دن بھی

معمول کی طرح کا ایک دن تھا

UrduPhoto.com

تراش تراشی

دوپہر کا کھانا

منقل کو ٹھڑی

دھلائی - خاکروبی - صفائی

غسل

چار بجے رات کا کھانا

مگر چار بجے سے پہلے

اُسے بلا لیا گیا



ایمانک - غیر متوقع  
کوئی ملاقاتی آیا ہے  
میں نے سوچا

یہ اچھی بات بھی ہو سکتی ہے  
یہ بُری بات بھی ہو سکتی ہے

وہ ملاقات کے لئے

کھانا کھانے بغیر روانہ ہو گیا

ہم نے اس کا کھانا UrduPhoto.com

اس کی کوٹھڑی میں رکھ دیا

تاکہ ملاقات کے بعد کھا سکے

کوئی خوشخبری

یا کوئی منحوس اطلاع

آج کا دن بھی

عام دنوں کی طرح ایک دن تھا

رات کا کھانا



کوٹھڑی میں تار لگ گیا

اکیلا پن

کوٹھڑی

آئندہ چودہ گھنٹوں تک کے لئے

جب ہم کھانا کھا رہے تھے

وہ ملاقات کے کمرے میں تھا

لکڑی کا ایک صندوق نما کمرہ

جس میں صرف چار اینچ کا چوکھٹا

ملاقاتی کمانہ

قیدی کا کان

ساتھ ہی ایک سافٹ ویئر

تاکہ قیدی اور ملاقاتی کی گفتگو

صاف طور پر ریکارڈ کی جاسکے

دو پہرہ دار قیدی کی طرف

دو پہرہ دار ملاقاتی کے قریب



اے وہ ملاقات کا کمرہ کہتے ہیں  
اس کے بھائی نے چوکھٹے میں تھوٹھنی ڈال کر

اے بتایا  
تہارا بیٹا آج صبح مر گیا ہے

چوکھٹے سے پھر آواز آئی

تہارا بیٹا آج صبح مر گیا ہے

جب وہ ملاقات کے بعد اپنی کوٹھڑی میں پہنچا

میرے خیال میں اس کا کھانا برف ہو چکا تھا

کوٹھڑی مقفل کر دی گئی

تنہائی

آئندہ چودہ گھنٹوں کے لئے

آج کا دن بھی

کسی عام دن کی طرح تھا



UrduPhoto.com

تو میں کسی سے کہوں گا

مجھے چھوڑ

بہت آہستگی بہت طاقت سے

مجھے چھوڑ

یونکہ میں ایک بار پھر جانا چاہتا ہوں

کہ زندگی کیے محسوس ہوتی ہے

مجھے سات برسوں سے



کسی نے نہیں چھوڑا

میں سات برسوں سے

کس کے احساں سے محروم ہوں

میں زندگی سے کٹ چکا ہوں

ان سات برسوں نے مجھے سکھا دیا ہے

نہ چھوڑا جانا کیا ہوتا ہے

چھوڑا جانا کیسا ہوتا ہے

نہیں اب جا بھی نہیں

جن چیزوں نے مجھے چھوڑا

مجھے یاد ہیں

میں انگلیوں پر گن سکتا ہوں

وہ مکے

جو ابتداء میں مجھ پر برسے تھے

تیز - تند - مسلسل

پٹائی خوب پٹائی



آخر میں حج اٹھاتا تھا

نہیں، خدا کے لئے مجھے مرت چھوڑ

ہاتھ

پہلے چار برسوں تک

ہر روز تلاشی لینے والے پہرہ داروں کے ہاتھ

متحسّس تھپتھپاتے ہوئے ہاتھ

Urduphoto.com

بوٹ امارو

دونوں مانگیں کھول دو

بہت بھارت سے

بو تھل - بے حس - لا تعلق

جسم کے تمام پوشیدہ حصے ٹوٹتے ہوئے ہاتھ

میں مکے اور جاسوس ہاتھ نہیں چاہتا

میں دوبارہ چھو جانا چاہتا ہوں

کچھ اس طرح



کہ مجھے محسوس ہو

میں زندہ ہوں

میرا مطلب ہے جب میں یہاں سے نکلوں

تو کہوں۔ یہ میں ہوں۔

مجھے چھو کر دیکھو

UrduPhoto.com



# پچاسی

جنوبی افریقہ کے ایک جیلر نے کہا ہمارے ہاں مجرموں کو

موت کی سزا دینے کے لئے نہایت مہذب اور انسانی طریقہ ہے

میں ایک مرتبہ

ایک شخص سے ملا

UrduPhoto.com

جس کی موت

نہایت ”مہذب طریقے“ سے واقع ہونے والی تھی

اُسے آخری ملاقات کے

ملاقات کے کمرے میں لے جایا جاتا تھا

وہ سر اٹھاتے اوپر کی طرف دیکھ رہا تھا



جہاں ایک دھوپ کا ٹکڑا چل رہا تھا۔

جب ہم ایک دوسرے سے ٹکرائے

تو اس نے سر نیچا کر کے

میری طرف دیکھا

سکراتے ہوئے اس نے نہایت ملائمت سے کہا

”معاف کیجئے“

اور مجھے عجیب نا آسودگی میں چھوڑ گیا

UrduPhoto.com

وہ موت کی سزا پانے والوں کے خاکی رنگ

کے مخصوص کپڑوں میں تھا

بغیر ہٹنوں

بغیر تسموں

بغیر پیٹی کے

فقط حفظ ماتقدم کے طور پر

تاکہ وہ ”مہذب طریقے“ سے مرنے کی بجائے

خود کو لٹکانہ دے



تمام ممکنہ احتیاطیں

تاکہ وہ خودکشی نہ کرے

دوسری صبح وہ اسے لینے آئے

یہ ایک بلی گرمی کا دن تھا

سورج نکل چکا تھا

اور تمازت بڑھ رہی تھی

وہ پانچ بجے صبح پہنچے

ایک منصف

UrduPhoto.com

دو فوجی لیفٹیننٹ

تین محافظ

اور پانچ علاقائی نائب محافظ

جن کے پاس چابیوں کے گچھے تھے

تمام پرسکون اور چوکے

ان کے ساتھ ہی

ایک کمانڈر



ایک ڈاکٹر  
اور ایک پادری بھی تھا

رپادری کو صرف دہرے دروازے تک آنے کی اجازت تھی  
جہاں وہ بے بسی سے صرف دعائیں پڑھ رہا تھا جب کہ  
باقی کے سب مجرم کی رہنمائی کرتے ہوئے دہرے دروازے  
سے آگے بڑھ گئے۔

دھوپ کا ٹکڑا بند کھڑکیوں کے راستے سے کمرے

میں اتر رہا تھا  
UrduPhoto.com  
وہ سب کے سب خوش خلق تھے

سب کے سب کچھ بڑبڑا رہے تھے

اس نے اپنا سر پیچھے کی طرف جھکایا

اس کے ہونٹ خشک تھے

جس وقت اس کے سر اور چہرے پر نقاب

ڈالا جا رہا تھا

اس نے سیکشن دار ڈر کا ہاتھ سہلایا



ہر کوئی چپ چاپ

بُت بنا دیکھ رہا تھا

بالکل اس طرح جیسے

اس ساری کارروائی میں

اُن کا کوئی حصہ نہ ہو

سب اس طرح پُرسکون تھے

جیسے کوئی عام جگہ تھی

سب جانے پہچانے چہرے اور روایاں تھیں

جیسے (کسی عبادت گاہ میں) بلند آواز میں بولنے کے خواہشمند ہوں

اس کے دونوں پاؤں کو تختے کی لکیروں کے مخصوص

ہکڑے پر جوڑ دیا گیا

اس نے اپنے نقاب پوش سر کو

کسی متوقع آواز کو سننے کیلئے ایک طرف کو جنبش دی

جب اچانک تختہ کھسکا

نبٹکا



گلے میں پھندے کی گرفت سخت ہو گئی

اور سخت ہو گئی

اور وہ ٹسک گیا

بیس منٹ تک اس کے جسم کو ٹسکے پھوڑ دیا گیا

تا آنکہ

ڈاکٹر نے

آخری

قطعی

UrduPhoto.com

اور سرکاری اعلان کیا

ختم

اب لاش کو اتار دو

Hugh Lewin

Hang



مجھے یاد کرنا

مجھے یاد کرنا

جب لاہور دی آسمان

دکھائے آئیں بھرے

UrduPhoto.com

اور مٹیالے پیلے ہونٹوں کی خنیش

میری موجودگی کا احساس دلاتے

مجھے یاد کرنا

جب میرے وطن کے میدانوں کا سبزہ

میرے گہرے زخموں پر



اپنی چادر ڈال کر

میرے اندر

جی اٹھنے کی خواہش کا شعلہ

بیدار کرے

جہاں سنساتی ہوتی

گولیاں

ہمیں آزادی کی صبح سے

قریب تر کر دے

مجھے یاد کرنا

UrduPhoto.com



آس

رات کے سُرخ انگارے

غلامی کی مار کھاتے ہوتے

UrduPhoto.com

خطرے کا اشارہ دے رہے ہیں

رات کی سیاہی میں

انگار آنکھیں چمک رہی ہیں

ہماری زندگیاں

کتنی ہی اذیتوں کے سایوں میں لپٹی ہوئی ہیں



مگر جاری فطری انسانی امید

مراحت

اور خبرد آزمانی کے لئے

ہیں آگے اور آگے

ہر کائنات کے لئے جاری ہے

UrduPhoto.com

Victor Motapanyane

Hope



میں انتظار کروں گا

میں نے بار بار

بھوک کا ذائقہ چکھا ہے

بالکل اسی طرح

جیسے منہ میں ریت بھر جائے

اور شعلوں جیسے آنسو رو یا ہوں

جنہوں نے میری پلکوں کو چاٹ لیا ہے

اور وہ سب کچھ دھندلا دیا ہے

جسے میں دیکھنا چاہتا ہوں

لیکن آہ ہمیشہ



آج اور کل

ہر لمحہ ہر جگہ

جہاں بھی میں رہا ہوں

سرت

بالکل ایک خوشگوار منظر کی طرح

میرے وجود کے سامنے کے راستوں میں

پھیلی ہوئی ہے

UrduPhoto.com

میرے رگ دیے میں

چاندنی جیسے چمکیے دریاؤں کی طرح رواں دواں ہے

اور اب مجھ پر کھلا

کہ میں اتنا بے خبر نہ ہو کر بھی

کتنا پیاسا ہوں

میں انتظار کروں گا

میں انتظار کروں گا



کتبہ

احمد ناول اور دوسرے شہید ماتیوں کیلئے

آن کی فتح یہی تھی

جب اُس کا گرنا

کانٹے میں شکنی ہوئی بھیل کی طرح تھا

UrduPhoto.com

چار روز بعد

اس کے باپ سے کہا گیا

جاؤ مسجد میں دعا کرو

تمہارے بیٹے جان دے دی ہے

وہ کفر کی سے کو دگیا تھا



ہم نے اُسے ایک ریل پر لٹا دیا ہے

۱۹۶۴ء میں سلو جی بھی اسی جگہ سے کودا تھا

احمد کو انہوں نے بتایا

۱۹۶۴ء میں سلو جی بھی مہاری طرح کچھ بتانے سے انکاری تھا اور

پھر سات منزلہ عمارت کی کھڑکی سے کود کر مر گیا تھا۔

مصنوعی ہنسی ہنستے

اور ایک دوسرے کو مکارانہ شرارت سے آنکھیں ملتے ہوئے

وہ اُسے تین منزلیں اور اوپر لے گئے

UrduPhoto.com

کیا نہیں یہاں سے شہر کا نظارہ اچھا لگتا ہے

تم گفتگو کرنا پسند کرو گے

پھر تم تو ہمارے لئے بہت قیمتی ہو، انعامی شکار

تم گفتگو کرو گے

یا اس بلندی سے کود جانے کو فوقیت دو گے

آنکس سے اس کے سر کو چھیدنے کے باوجود بھی

جب اس کی مزا چمتی خاموشی برقرار رہی



تو اُن کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا  
اور گینڈے کے سے طیش میں آکر  
انہوں نے اُسے

سر کے بل - دسویں منزل سے نیچے پھینک دیا  
تاکہ اس کے سر کے زخموں پر پردہ ڈالا جاسکے  
جو آنکڑے دار سلاخ سے آتے تھے

وہ اس "چھلانگ" کا تذکرہ

اولمپک کے کسی کھیل کی طرح خوش مزاجی سے

کر رہے تھے

ہم کبھی بھی طاقت کا استعمال نہیں کرتے

کچھ لوگ خود کو لٹکا دیتے ہیں

کچھ صابن پر سے پھسل جاتے ہیں

لیکن اس نے کو دکر مرنا پسند کیا

پولیس کے نمائندے نے پریس کے سامنے جیل میں سترویں

موت کی وضاحت کرتے ہوئے کہا



ہم کسی کو دھمکاتے نہیں

ہم کسی پر تشدد نہیں کرتے

ہم فرض کر لیتے ہیں

کہ کوئی بھی ملزم تفتیش کے دوران

فرار ہونے کی کوشش نہیں کرے گا

کوئی نہیں

کوئی نہیں

کوئی بھی نہیں

UrduPhoto.com

اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے اس نے

سب مرنے والوں کے لئے ایک ہی کتبہ کی تحریر لکھی۔

ہم جانتے ہیں

حریت پسندوں کو تشدد کی دھمکی دی جاتی ہے

تو وہ اپنے ساتھیوں کا نام بتانے کی بجائے

خودکشی کر لیتے ہیں

انہیں سکھایا جاتا ہے



۷۶

# کہنفتیش کے آغاز ہی میں

## کھڑکی سے کود جایا کرو

UrduPhoto.com



ہم کون ہیں

ایک افریقی کی موت پر جو پولیس کی بلا جواز فائرنگ سے ہلاک ہوا تھا

ہم کون ہیں

شہید یا غازی

جب ہم نے کوئی جنگ ہی نہیں لڑی

صرف ایک بیمار یا سست کی کشتہ مخلوق

گو ناگوں ناسوروں کے انبار

جو نفرت کی بارشوں میں

نہو پاتے ہیں

ہم رزمگاہ میں نہیں اترتے

نہ ہی



کسی میدان میں نبرد آزما ہوئے  
 تاکہ تاریخ کی فرسودہ دستاویز سے  
 خود کو منسوب کر سکیں

ہم وہ قیدی تھے

جو اندھی راتوں میں مارے گئے

ہماری موتیں

”اتفاقہ یا حادثہ“ واقع ہوئیں

UrduPhoto.com

اس کے باوجود

جب کل شہیدوں کے نام پکارے جائیں گے

جنہوں نے ہماری سرزمین کو آزاد کرانے میں

اپنی جانیں قربان کیں

تو بغیر کسی حیرت اور تامل کے

وہ گناہ اور نبتے ساتھی بھی

ان جانثار بلوانوں کی فہرست میں ہوں گے

جنہیں لوگ غفیدہ توں کے خراج پیش کریں گے



اپنی زمین کے مستحق بیٹے

ہمارے بچوں کے پھولے ہوئے پیٹ

جن کا دنیا یاں اُبھار

UrduPhoto.com نظر انداز نہیں کیا جاسکتا

نہایت پیچیدگی سے

توجہ کی بھیک مانگتے ہیں

تابوت ساز

اور

قبر سردش



انہیں دیکھ کر  
منافقانہ ہنسی ہنستے ہیں

ہر دن  
ہمارا مرنا

ہمارا ماتم کرنا

ہماری زندگی بن چکا ہے

جب بھی منافع کے پھلاؤ میں

UrduPhoto.com

ذرا سی سکرٹن کا

اندیشہ ہو

فصل اٹھانے والے اجنبی

وحشیوں کی طرح

ہم پر کوڑے برساتے ہیں

ہمارے سمندروں کی ہوائیں

ہمیں اپنے غیر فطری ماحول کا

احساس دلانے کے لئے



ہمارے کانوں میں  
شدت سے شوکتی ہیں  
ہمارے ساحلوں کی ریت  
ہماری خود کوری کو  
ستانے کے لئے

ہماری آنکھوں میں  
طنز یہ رقص کرتی ہے

UrduPhoto.com

مگر اپنی زمین کے مستحق بیٹے  
ٹکڑے ٹکڑے ہوتے ہوئے

اپنے وجود کو  
نہیں دیکھ سکتے

Duncan Mattho

And worthy sons of the land



نفرت کی نمو

میری طرف دیکھو

UrduPhoto.com

میری آنکھوں میں

میرے تیوروں کی گہرائیوں میں

کوئی بے یقینی کوئی خوف نہیں

بکہ

وہ کافی خوبصورتی ہے

جو ٹھونفان سے پہلے



گھاؤں سے بوجھل آسمانوں میں

نظر آتی ہے

اُن میں

تہہ بہ تہہ

نفرت کی سُرخ تمناہٹ

دکھائی دے گی

میرے کالے اور مضبوط ہاتھوں کو دیکھو

جن میں

UrduPhoto.com

تمہارے زخموں کو پھاڑ کر

تمہاری آئینیں تمہارے اندر کا سب کچھ

گُذری کے ڈھیر پر پھینکنے کے ارادے سے

لپکپاہٹ اور رعشہ آگیا ہے

اس کے لئے مجھے

بُڑے بُڑے ناخون پانے کی ضرورت نہیں

کہ تم نے خود ہی



میرے اندر

لازوال نفرت کو

پروان چڑھایا ہے

میرے منہ کو دیکھو

اس کی لیکریں

میرے دل پر پڑی ہوئی ترانوں کا

عکس ہیں

یہ میری یادوں کی مزارت

اور تمہیں شکست دینے کا

عہد نامہ ہیں

میرے ماتھے کی نالیوں جیسی گہری لکیروں سے

بل کھانا ہوا پسینہ

زمین کو اس طرح داغ داغ کر دے گا

جیسے بے بسی میں

غصے کے کڑوے آنسوؤں سے



۸۵  
ہمارے دل زخم زخم ہیں

مجھے ابھی تک

سکول جاتے ہوئے

نوعمر سیہ فام بچوں کے خون کے فوارے یاد ہیں

جن کے قدموں کی آوازوں کو

گرد سے اٹی ہوئی گلیاں

اب کبھی نہ سن پائیں گے

میری آنکھوں کے گوشوں کی سلوٹیں

اپنی موجودہ حالت پر ٹھہری رہیں گی

اس شرمناک منظر کو اوجھل ہونے سے بچانے کے لئے

جب تمہاری گولیوں کی بوچھاڑ سے

خوفزدہ ہو کر

دس اور بارہ برس کے نوعمر بچے

کوڑے کے ڈبوں کے ڈھکنوں کے پیچھے

پناہ لیتے وقت



چلنی ہو کر گر رہے تھے

اس روز میں پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا

اور میری آنکھیں

جب سے کھلی ہیں

اور ان کی سٹومیں

جب سے

UrduPhoto.com

اسی زاویے پر ٹھہر گئی ہیں

تا کہ تم انہیں

اس وقت تک نہ بھٹکا سکو

جب تک

میں ان شہید بچوں کا

انتقام نہ لے لوں



راستہ

اے مانی کے لال

اپنی منزل کا تعین خود کر

اس راستے سے گزر جا

مانا کہ تلوار کی وھار

شیردوں پر سوار ہو

اور ان کے ایالوں پر

اپنی گرفت مضبوط رکھ

اپنے کندھوں کو اٹھا کر چل



آسمان تمہاری راہیں

روشن رکھیں گے

اور خاردار جھاڑیوں سے اٹھتی ہوئی

آوازوں کی گونج

تیری رہنمائی کرے گی

لو مہتی کوئٹین منڈیلا اور سیول

UrduPhoto.com

سرکنڈوں کو پیچھے دھکیلتا

کانٹوں کو روندنا چلا چل

تمہارے ابروؤں پر

فرض کا بوجھ

اور پیٹھ پر مقدس جُؤا

تمہارے ایذا رسیدہ

لوگوں کے دلوں کا مرہم



اور آزادی کا

بیج بنے گا

اثریقہ نیشنل کانگریس کے

شہید اور مقید رہنا

UrduPhoto.com

Rebecca Mathison

The Path



اے یادِ وطن

اے یادِ وطن

میں تجھے اگر تکلیف دہ سمجھتا ہوں

تو اس لئے نہیں

UrduPhoto.com

کہ تو میرے دل کو چیر کر

خوابِ ہشوں کے ٹکڑوں میں تبدیل کر دیتی ہے

بلکہ اس خوابِ ہش کے سبب

کہ میں اپنے ہموطنوں کا نجات دہندہ ہوں

ادھر



میری زمین پر  
انسانوں کو کچلا جا رہا ہے  
پھول سے بچوں کو مسلا جا رہا ہے  
بڑی بوڑھیوں کو پیا جا رہا ہے  
تاکہ وہ کھا دین سکیں

گلیاں خون کے تالاب ہیں  
جہاں لوگوں کو چیر کر

UrduPhoto.com

دو نیم کر دیا جاتا ہے

وہاں

روحیں زنجیروں میں جکڑی

اور جسم نچروں میں بند ہیں

صرف چمڑی اور ہڈی والی کلائیوں پر

بتھکڑیوں کے زخم ہیں

ان کے بدن

کل پرزوں میں کس دیتے جاتے ہیں



تاکہ  
ان کے وجود سے

بھوک کی اذیت

سوچ کا کرب

بے چہت کے گھروں پر

طوفان کی یورش کا اندیشہ

اور مارے جانے والے

عزیزوں کا ماتم

خون کے ساتھ پھوڑ دیا جاتے

یہ نقتے ہیں

جو میرے دکھ کو انزوں کرتے ہیں

یہ منظر ہیں

جو میرے جسم میں شگان ڈالتے ہیں

یہ تصور ہیں

جو کیرٹوں کی طرح



میرے وجود کو تڑخا کر

ایذا پسندی کے نیچ کو

خوراک ہتیا کرتے ہیں

اے یادِ وطن

اے ماضی کے خیال

بس اسی لئے

تو تکلیف دہ ہے

UrduPhoto.com

Rebecca Mathlou

Nostalgia



منڈیلا

جنوبی افریقہ کا سیہ فام رہنا جسے سفید فام حکومت نے عرقید کی سزا سنائی ہے

۲۲ برس جیل میں گزر چکا ہے مگر مشروط آزادی سے انکاری ہے

UrduPhoto.com

تم ان کے لئے

صرف ۶۲ / ۴۶۶ نمبر ہو

جو اس جزیرے کی زمین پر

قلعہ رانی اور روشیں صاف کرتا ہے

مگر تم ایک قوت ہو

ایک استقامت ہو

اور اپنے بیٹوں کی شریانوں میں



جاری و ساری ہو  
جو تمہاری زمین کے لئے  
جنگ لڑ رہے ہیں  
ہاں

اپنے ہاتھوں میں سیلچے کو مضبوطی سے تھامے  
اپنی مٹی کے لئے  
کھیتوں میں مشقت کرتے رہو

اپنے دوسرے کتنی بھائی بہنوں  
بیٹوں اور بیٹیوں کی طرح

جو افریقہ کی زمین کو

اپنی سخت کوشش کے پسینے سے سینچتے ہیں

یہ زمین ہماری ہے

ہمیں اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھنا

جب تک افریقہ ہمارے پاس واپس نہیں آتا



میری ہزاروں آوازیں ہیں

میری ہزاروں آوازیں ہیں

میں تمہیں وہاں سے پکاروں گا

جہاں سورج ڈوبتا ہے

میں تمہیں ان شاخوں سے آواز دوں گا

جو ہوا کا آئینہ تھا مگر ناجیتی ہیں

تم نہ ختم ہونے والی متاع ہو

جو نسلوں کے ہونٹوں سے گاتی ہے

تم ایک سرسبز تنا ہو



جس کی ہری بھری شاخیں

جھیل میں اتری ہوتی ہیں

جنہیں درخت کاٹنے والا

بے سود فزع کر جاتا ہے

کہ بہار کے ساتھ ہی

ان میں زندگی کا تازہ خون

موج مارنے لگتا ہے

نئی کونپلیں پھر پھوٹ نکلتی ہیں

اور شاخیں جب پھلوں سے لد جاتی ہیں

تو قاتل

اپنے کلہاڑے اور تبر لے کر پھر آتا ہے

یہ سوچ کر

کہ یہ ہمیشہ کے لئے بانجھ ہو جائیں

وہ تمام پھلوں کو ہڑپ کر جاتا ہے

اس خوش فہمی میں



کہ اب ان پر بَور نہیں آئے گا  
لیکن نئے موسموں میں

نئی کوئپلیں پھر پھوٹ نکلتی ہیں

UrduPhoto.com



پس مرگ

وہ لاشوں پر نمبر لکھ دیتے ہیں  
UrduPhoto.com کے نمبر

ماتھوں کی قطاریں

چہروں کا جنگل

خار دار آنکھوں کے نیچے

سبھی ان کے ماتھوں کے پیچھے

دماغ دھڑکا کرتے تھے

جن کی دھڑکن



ایک لڑکا رتھی  
طاقت عوام کی ہے  
مبازرت کا نعرہ

ابھی بھی گونج رہا ہے  
بچوں کے جلے ہوتے سکول کے خاکستر سے

اٹھتا ہوا نعرہ

مقصوم ہونٹوں سے پھوٹ کر

UrduPhotos.com بزرگوں کے دہنوں سے

اٹھتا ہوا نعرہ

کانوں

کارخانوں

اور کھیتوں کے حلقوم سے اٹھتا ہوا نعرہ

خوشنما پرندے کے گلے سے اٹھتا ہوا نعرہ

اس گٹھالی سے

اس بھٹی سے



چنگاری کی طرح

اڑتا ناچتا چپکراتا ہوا

تیزی سے

لوہے کی سلاخ کی مانند

سرخ گرم ہوا میں جذب ہو جاتا ہے

یہ سویٹو کے انگار ہیں

جو گوگولیٹو کے دل کو آتش فشاں کر رہے ہیں

جوبوں ٹیو ہول کے پھولوں کی طرح - تشیں ہیں

UrduPhoto.com

سنو

دکھتے ہوئے انگاروں کو چھوتی ہوئی

مجاہد بچے کی آواز

گرتے ہوئے بچے کی آواز

سنو

اے ماں



اے بابا

اے بچو

اے لوگو

آزادی کی توپ داغی جا رہی ہے

”مرتے ہوتے بچے کے ہونٹوں پر

نعرہ سُکھ جاتا ہے“

UrduPhoto.com



۱۰۳  
ہم ملیں گے

(ڈیوب - شیرو اور ہر شہید ساتھی کے نام)

UrduPhoto.com

ہم ملیں گے

ڈیوب اور شیرو

اور اے ہر شہید ساتھی !

پہاڑی کی چوٹی پر

ہم ملیں گے

ڈیوب اور شیرو

لڑنے والے سپوتوں کے سینوں میں



۱۰۴  
ہم باتھا کا دل دھڑک رہا ہے

ڈیوب سا اور ٹیرو

بتھولی کے سچے بیٹوں کے سینوں میں

ہم باتھا کا دل دھڑک رہا ہے

کوئی کوڑا

کوئی بٹری

کسی ہم کی دہشت

UrduPhoto.com

کوئی خوں آلود صلیب

کوئی گرختی ہوئی توپ

ہم باتھا کے دل کو

جو ڈیوب سا اور ٹیرو

اور ہر کالے بچے کے سینے میں دھڑک رہا ہے

میتع نہیں کر سکتی

ہم کبھی نہیں جھکیں گے



ہم کبھی تذبذب کا شکار نہیں ہونگے  
ہم کبھی چین سے نہیں بیٹھیں گے

مکافات سے پہلے

انتقام سے پہلے

مردو بڑھو

عورتو بڑھو

اپنے ان ساتھیوں کی لاٹھیاں

UrduPhoto.com

جورز مگاہ میں مارے گئے

جو شہید ہو گئے

ہم ڈیوب اور ڈیرو

اور

ہر شہید ساتھی سے

پیار کی چوٹی پر ملیں گے



# پہاڑ کی چوٹی پر ملیں گے جب قوم آزاد ہوگی

۱۔ بھم بامٹھا۔ جنوبی افریقہ کا سیاہ فام رہنما جسے بغاوت کے الزام میں  
قتل کر دیا گیا تھا۔

۲۔ جان ڈلورب۔ نیشنل کانگریس آف افریقہ لومبا کا شہید رہنما

۳۔ ابراہیم ٹیڈو۔ نوجوان طالب علم رہنما جو مارچ ۱۹۶۷ء

فرار ہو گیا تھا لیکن سفید فام پولیس نے اسے ایک پارسل بھم کے ذریعے

ہلاک کر دیا تھا۔



جنگ کے بعد کا پہلا دن

ہم نے ایک نغمہ سنا  
جیسے کہیں سے شادی کا جلوس آ رہا ہو

UrduPhoto.com

شہا بیاں بجا رہی تھیں  
ہم نے ایک ملام روشنی دیکھی  
جو شہنشاہ گھاس کی روشوں سے لپٹ رہی تھی

شروع میں کچھ تامل تھا

پھر ہم نے دوشیرہ کے قدموں کے نشان دیکھے

پھر آہستہ آہستہ



وہند لکوں سے اُبھرتا ہوا  
اس کا خوبصورت چہرہ

اور پھر آزادی کی چمک لئے ہوتے  
اس کی تابندہ آنکھیں

وہ ایک مسکراہٹ کے ساتھ جاگئی

اور بولی

آج کو نسا دن ہے جو اچانک آگیا ہے

UrduPhoto.com

ہم نے اسے بتایا  
یہ آج جنگ کے بعد کا پہلا دن ہے

پھر کسی بات کا انتظار کئے بغیر

ہم کھلے میدانوں کی طرف بھاگے

نعرے لگاتے ہوئے

ہجوم درہجوم

پھاڑوں اور گپٹنڈیوں پر پھیل گئے

اور دنیا بھر کے لوگوں کو پکارنے لگے



ہم نے ایک بوڑھے بابا کو جھنجھوڑ کر

جشن منانے کا مطالبہ کیا

ہم نئے موسم کے

تمام دِلین پھل مانگے

ہم نے آبشاروں کے پار

آوازیں دیں

اور پھر دنیا کے ہر کھڑے سے  
UrduPhoto.com  
لوگ آگئے

یہ امن اور محبت کا پہلا دن تھا

ہم نے دیکھا

کہ ہمارے آبا کے ساتے

اپنے سروں کو اور اونچا کئے

چل رہے ہیں



لوگ کہتے ہیں

لوگ کہتے ہیں

ابھی ابھی سب نے دیکھا

UrduPhoto.com

ایک گڑ یا جیسی بچی تھی

اس کے بال

نو کدار چوٹیوں میں گندھے تھے

اس نے مصومیت سے

رپویس کو



۱۱۱  
احباباً مکہ دکھایا

اس کے بعد  
دیکھنے والوں نے دیکھا  
نرخنی ہی نرخنی پھیل گئی  
کچھ گوشت کے نو تھڑے  
کچھ پھڑ پھڑاتے ہوتے

رنگدار چیتھڑے

UrduPhoto.com

ابھی ابھی

یہاں پھولدار ٹرخ کیڑوں میں

ایک گڑیا جیسی بچی تھی

ابھی ابھی

لوگ کہتے ہیں

Dennis Brutus

There was a girl



آزادی کے اثر

UrduPhoto.com

کڑے سوکوں میں

ہمارے دنوں کو

زندگی کا ذائقہ دیتا

سوتھیں

یہ ہتھیار ہمارے بچوں کے لئے ہے

یہ ہمارے ہیں

ان ہتھیاروں نے



کتنی مرتبہ  
دشمن کا گھیراؤڑا تھا

پھر کیوں نہ ہمارے بچے

ہماری آوازوں کے ساتھ جتیں

ہمارے ڈراؤنے خوابوں کے بھرپور پن

کے ساتھ جتیں

انہیں چاہیے

کہ وہ ہمیں پیاروں پر دفن کریں

تا کہ ہمارا مارے مارے پھرنا

ان کی یاد سے نہ اترے

غروب آفتاب

ہماری جوانی چراتے لئے جا رہا ہے

اب ہمیں رخصت ہو جانا چاہیے

ہمیں قاتل پرندے کے چھپے چھپے جانا چاہیے

نیند



دہشت ناک نیند سو جاتیں

اور ہمارے بچوں کے بچے

ہم سے آنے والے جشن کا خواب

ترکے میں ہیں

ہم جو اپنے سروں پر

باز کو منڈلاتے ہوئے دیکھ رہے ہیں

ہم جو موت کی تیز بسانہ

UrduPhoto.com

سوچ رہے ہیں

ہم جنہوں نے

اپنے ساتھیوں کے جسموں سے

گدھوں کو گوشت نوچتے دیکھا ہے

ہم تمہارے لئے

صبح کی شعا میں

درختوں میں چھوڑتے ہیں



# ناتمام مسافت

نہیں

ہمیں اس راستے سے نہیں ٹوٹنا

UrduPhoto.com

کہیں ایسا نہ ہو

کہ پھر

ہم اپنے ہی سایوں کے روبرو ہو جائیں

کہیں ایسا نہ ہو

کہ ہمارے کانوں کے پردے

اپنی ہی اداسی کی گونج سے پھٹ جائیں



نہیں

ہمیں ہتھیار نہیں ڈالنے

چاہے یہ سلسلہ

کیسا ہی لامتناہی کیوں نہ ہو

اور ہمارے پاؤں کو

شام کا راستہ

خستگی سے چور کر دے

UrduPhoto.com ہمیں رات سے

بڑے خوابوں کی تخلیق

کا کام لینا ہو گا

تاکہ آنے والے دن کو

ہم نشانِ راہ بنا سکیں

ہمارے اطراف میں

مہکتے ہوئے پھولوں کی

مزید افرازش ہو فی چاہیے



درختوں میں لگے پھل  
تازہ پتوں میں جذب ہو جائیں  
وگرنہ بعد میں  
سڑے ہوئے  
رگ دریختے کے سوا  
کیا رہ جائے گا

ہمارے سفر کی ابتدا  
یہاں سے ہو

UrduPhoto.com

جو آفاق کی حد تک پھیل جائے

جہاں ہمارا ملاپ

اپنے بچڑے ہوئے ہمزادوں سے ہوگا

تاکہ ہم انہیں

ایفائے عہد کی نوید دے سکیں

تاکہ وہ سورج کی

آخری پہاڑی کو سر کر سکیں



لاریب

ایسے معجزوں سے

ہماری فتح یقینی ہے



UrduPhoto.com

Mazisi Kuvenc

Unfinished Adventure



۱۹۳۸ء میں ہنز برگ میں پیدا  
A.N.C. Kumalo

ہوا لیکن جنوبی افریقہ کی بجائے افریقہ میں مقیم ہے۔ اس کی  
نظمیں مختلف بین الاقوامی ماہناموں میں شائع ہوتی رہی ہیں  
نیشنل افریقن کانگریس سے تعلق رکھتا ہے۔

۱۹۳۹ء میں مشرقی ٹرانسوال  
Hugh Lewin

میں پیدا ہوا۔ دہشت پسندی کے الزام میں سات سال جیل

میں گزارنے کے بعد لندن آگیا جہاں وہ تحریر و تصنیف میں  
مصرف ہے۔

۱۹۵۲ء میں جنوبی افریقہ میں پیدا  
Ilva Mackay

ہوئی۔ دو مرتبہ جیل کاٹنے کے بعد وہ ۱۹۷۷ء میں لندن آگئیں۔

افریقی نیشنل کانگریس کی رکن ہیں۔

۱۹۳۵ء میں کوئینز ٹاؤن میں  
David Evans

پیدا ہوا۔ زیر زمین سرگرمیوں کی بنا پر پانچ برس قید کاٹنے

کے بعد ۱۹۷۰ء میں برطانیہ آگیا جہاں اس نے آکسفورڈ سے

یونیورسٹی کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد لیورپول میں بطور

ایک ماہر تعلیم کام کر رہا ہے۔ اس کے ڈراموں مختصر افسانوں



اور شاعری کے مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ قید کے زمانے میں اس نے شاعری کا آغاز کیا تھا۔

Barry Feinberg ۱۹۳۸ء میں

میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۰ء سے برطانیہ میں مقیم ہیں ان کی نظمیں مختلف جرائد اور شعری انتخابوں میں شائع اور شامل ہو چکی ہیں مختلف زبانوں میں ان کی نظمیں ترجمہ ہو چکی ہیں۔ افریقن نیشنل کانگریس

کے رکن بھی ہیں۔

پیدائش ۱۹۳۰ء شہر ڈربن سے Mazisi Kuvenc

تعلق رکھتے ہیں ۱۹۵۹ء سے جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہے ہیں لاتعداد رسالوں میں ان کی نظمیں شائع اور افریقی شاعری کے بہت سے انتخابوں میں شامل ہو چکی ہیں۔

لاس اینجلس (امریکہ) کی کیلیفورنیا یونیورسٹی میں

افریقی ادب کے پروفیسر ہیں۔

پیدائش ۱۹۳۸ء

Keorapetse Kgositile

(جوہنز برگ) ۱۹۶۱ء سے جلاوطن ہیں۔ آج کل دارالاسلام میں

قیام پذیر ہیں اور تنزانیہ یونیورسٹی میں ادب کے استاد ہیں۔

ان کے چار شعری مجموعے امریکہ سے شائع ہو چکے ہیں اور جدید



افریقی شاعری کا انتخاب مرتب کر رہے ہیں۔ افریقی نیشنل کانگریس کے رکن ہیں۔

پیدائش ۱۹۲۷ء زمبابوے Dennis Brutus

میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۶ء میں جنوبی افریقہ سے ہجرت کر کے لندن آ گئے۔ اٹھارہ ماہ تک قید با مشقت اور ایک برس تک خانہ بندی کے بعد برطانیہ آ گئے۔ ان کی پہلی کتاب ۱۹۶۴ء میں شائع ہوئی تھی اس کے

علاوہ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں وہ جنوبی افریقہ کے غیر نسلی کھیلوں کی کمیٹی کے سربراہ تھے۔ آج کل یونیورسٹی میں انگریزی ادب کے استاد ہیں۔

۱۹۵۱ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۷۶ء میں

م گرفتار ہوئے۔ ان پر دہشت پسندی کے الزامات تھے ۱۹۷۶ء میں جیل سے فرار ہونے میں کامیاب ہوئے۔ اور افریقی نیشنل

کانگریس میں شمولیت اختیار کر لی

ان کی نظمیں مختلف رسائل میں شائع ہوتی رہی ہیں۔



پیدائش ۱۹۴۲ء ہنزہ بزرگ

Victor Motapanyane

۱۹۶۵ء میں جنوبی افریقہ سے فرار ہو کر ماسکو سٹیٹ یونیورسٹی

سے ایم اے فلاسفی کی ڈگری حاصل کی۔ اے این سی کے ممبر  
ہیں۔ بہت سے رسائل میں ان کی نظمیں شائع ہو چکی ہیں۔

Oswald Mirshali

پیدائش ۱۹۴۰ء جنوبی افریقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آج کل

امریکہ میں قیام پذیر ہیں۔ ان کی پہلی کتاب ۱۹۸۰ء میں شائع ہوئی ان

کی نظمیں بہت سے اخباروں میں شائع ہیں۔

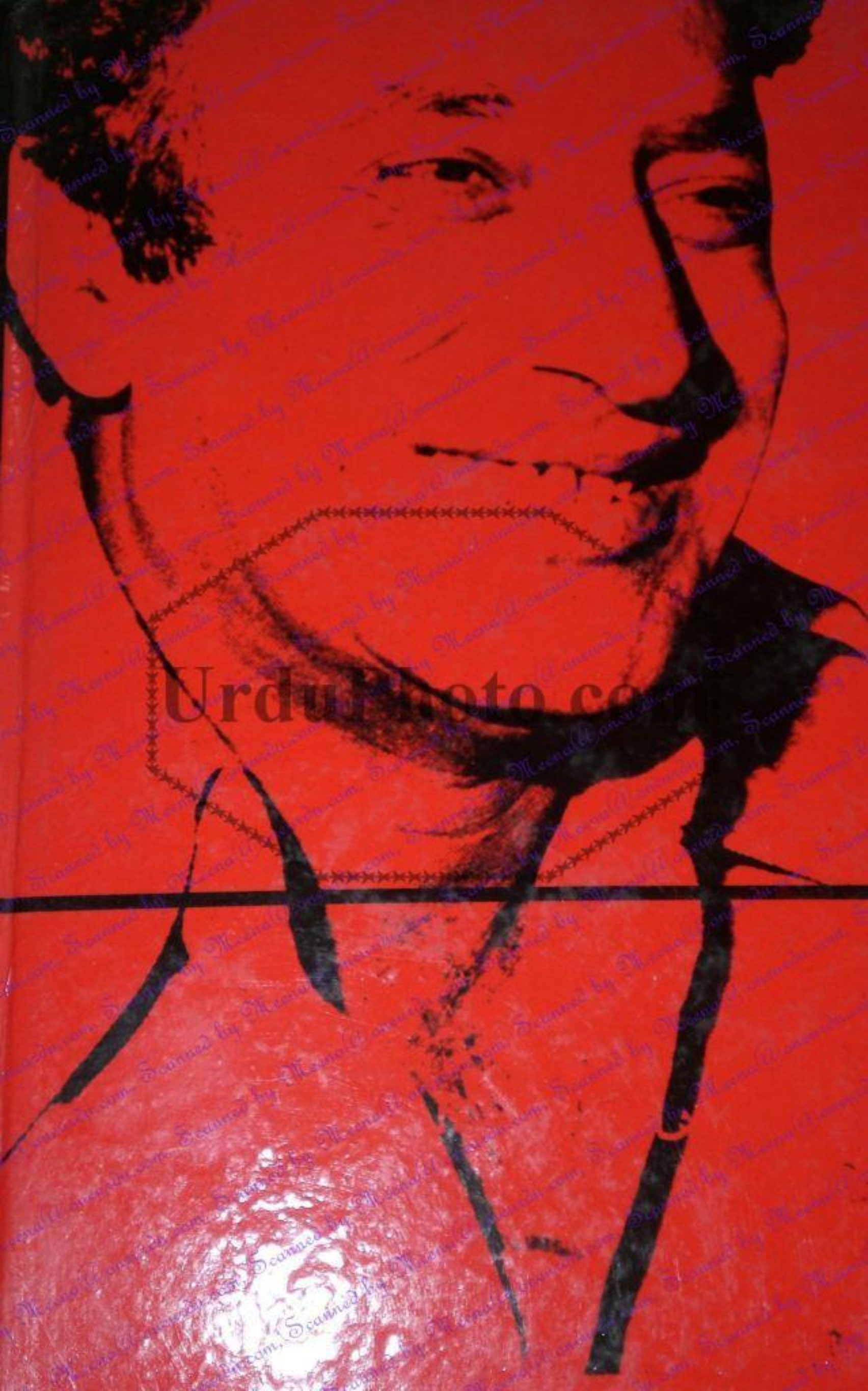
پیدائش ۱۹۵۱ء جوہنزر بزرگ

Christopher Vanwyk

آج کل بطور صحافی کام کر رہے ہیں۔ پہلا مجموعہ کلام ۱۹۸۹ء

میں شائع ہوا۔





Urdu photo co